رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم:۔ پنجشنبہ — ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۲۶ ظہور ۱۳۳۳ ہش — ۲۶ اگست ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۳۶

مردان چارسدہ ریلوے لائن جاری ہو گئی!

گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے لائن کا افتتاح کیا

پشاور ۲۵ اگست صوبہ کے گورنر خواجہ شہاب الدین نے آج مردان چارسدہ ریلوے لائن کا افتتاح کیا۔ یہ ریلوے لائن بڑی پٹڑی کی ہے۔ اور ساڑھے سترہ میل لمبی ہے۔ اس کے سارے راستہ میں قدرتی اور دیدہ زیب مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی تعمیر پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ اس نئی ریلوے لائن کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد یہ پہلی ریلوے لائن ہے۔ جو تعمیر کی گئی اور تعمیر بھی محض اقتصادی ضرورت کے لئے کی گئی۔ اس کی تعمیر سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صوبہ ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے اور یہ کہ حکومت کو عوام کی ضرورتوں کا کتنا خیال ہے۔ صوبہ کے معاشی نظام میں بھی اس لائن کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اب زراعت پیشہ لوگوں اور کارخانوں کے لئے آسانی کی بڑی راہیں کھل گئی ہیں۔ خواجہ شہاب الدین نے ریلوے کے محکمہ کو توجہ دلائی کہ اس ریلوے لائن کے بعد دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر ریلوے لائن کا کام جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ پشاور اور کوہاٹ کے درمیان لائن کی تعمیر تو بہت جلد شروع کی جا سکتی ہے۔

وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے بھی اس موقعہ پر ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں اس لائن کی تعمیر پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال اور مرکز کے تمام وسائل سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مجتمع کئے جا رہے ہیں

صوبہ میں اتنا خوفناک سیلاب آیا ہے کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی

ڈھاکہ سے وزیراعظم مسٹر محمد علی کی نشری تقریر

ڈھاکہ ۲۵ اگست۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ حکومت مشرقی بنگال اور مرکز کے تمام وسائل مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مجتمع کئے جا رہے ہیں۔ آج شام انہوں نے ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال میں ایسا خوفناک سیلاب آیا ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ یہاں کے لوگوں کو ناقابل بیان تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ نے کہا سیلاب کے نقصان کا تخمینہ لگانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ وہ دو ہفتے کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ اس رپورٹ سے منتظم طور پر امداد کا کام کرنے میں بڑی سہولت رہیگی۔

آپ نے پاکستان کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کرنے میں حکومت سے تعاون کریں۔ امریکہ۔ ترکی۔ کینیڈا لکسمبرگ اور ہندوستان نے جس قسم کا تعاون کیا ہے۔ وزیراعظم نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ امریکہ نے وبائی بیماریوں کی روک تھام کے لئے جس تیزی سے امداد دی ہے۔ وزیراعظم نے اس کی بڑی تعریف کی۔

ڈھاکہ ۲۵ اگست وزیراعظم مسٹر محمد علی نے ضلع ڈھاکہ کے سیلابی علاقوں کا آج پھر دورہ کیا۔ وہ موٹر کار میں نارائن گنج گئے۔ میجر جنرل سکندر مرزا اور مرتضٰی رضا چوہدری ان کے ساتھ تھے۔ مسٹر محمد علی نے سیلاب زدگان میں کپڑے تقسیم کئے۔ اور دوپہر تک ڈھاکہ واپس آ گئے۔

گورنر جنرل مسٹر غلام محمد بھی آج تیسرے پہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ اور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے سیلابی علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے ڈھاکہ پہنچنے پر بتایا کہ میں سیلاب زدہ لوگوں کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھنے آیا ہوں آپ نے کہا کہ میں سیلاب زدگان کی ہر امکانی مدد کروں گا۔ گورنر جنرل نے بتایا کہ کراچی کے ممتاز شہریوں نے سیلاب زدگان اور آدم جی جوٹ ملز میں نقصان اٹھانے والے لوگوں کی امداد کے لئے دس لاکھ روپے دیئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں یہ رقم گورنر کو دیدوں گا۔ تاکہ وہ اس رقم کو امدادی کام میں خرچ کر سکیں۔

اقوام متحدہ نے بچوں کے لئے جو ہنگامی فنڈ قائم کیا ہے۔ اس نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بیس لاکھ پونڈ خشک دودھ اور چار سو ۴۰۰ ٹن ڈی ڈی ٹی فوراً بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب نے بھی مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پچیس ہزار مزید روپیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ پنجاب میں ایک خاص امدادی کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے جو امداد کو موثر بنانے کیلئے روپیہ جمع کرنیکے طریقے سوچے گی

ہندوستان پر ملک گیری کے الزامات غلط ہیں (نہرو)

نئی دہلی ۲۵ اگست بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ پرتگال نے ہندوستان پر ملک گیری کے جو الزامات لگائے ہیں۔ وہ بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے آج پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری حکومت تشدد کے ذریعہ گوا کا مسئلہ حل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ انہوں نے پرتگال پر الزام لگایا کہ وہ انہیں بستیوں میں فوج جمع کر رہا ہے۔ فوجوں کے اس اجتماع اور جہازوں کی نقل و حرکت بھارت کے قومی اور بین الاقوامی حقوق میں مداخلت ہو سکتی ہے۔ ہندوستان اس مسئلہ پر غور کرنے کے بعد قدم اٹھائے گا۔

چین کی برطانیہ اور کولمبو طاقتوں سے غیر جانبدارانہ معاہدہ کرنیکی پیشکش

پیکنگ ۲۵ اگست۔ چین نے برطانیہ فرانس اور کولمبو طاقتوں یعنی پاکستان ہندوستان۔ برما انڈونیشیا اور لنکا سے غیر جانبدارانہ معاہدہ کرنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش لیبر پارٹی کے اس وفد کے ذریعہ کی گئی ہے۔ جو مسٹر اٹیلی کی زیر قیادت چین کا دورہ کر رہا ہے۔ کمیونسٹ چین نے وفد سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ فارموسا کے سمندر سے امریکی بیڑا ہٹانے کے لئے امریکہ پر زور دیں۔ اور مغربی بحرالکاہل کی امریکی بری فوج کو امریکہ کی ساتویں بحری فوج میں شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کمیونسٹ چین کے فارموسا پر حملوں کو روکا جا سکے۔

موسیو ماندیز فرانس کا بیان

پیرس ۲۵ اگست۔ فرانس کے وزیراعظم موسیو ماندیز فرانس نے کہا ہے کہ ہفتہ کے روز قومی اسمبلی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں وہ یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کے مسئلہ کو اعتماد کا سوال نہیں بنائیں گے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج پھر سانس کی تکلیف کا سخت دورہ شام کے ۶ بجے کے قریب شروع ہوا۔ اور ساتھ گلے میں چوکنگ کی بھی بہت سخت تکلیف رہی۔ اسکے ساتھ گھبراہٹ اور بے چینی بھی بہت زیادہ تھی۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب نے اٹینڈ کیا۔ اور علاج تجویز کیا۔ اس وقت ساڑھے نو بجے رات پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے مگر ابھی تکلیف ہے سانس اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے آکسیجن گیس دی گئی ہے۔ احباب جماعت حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

رٹاز (سوئٹزرلینڈ) ۲۵ اگست۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ جو موٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حادثہ کے بعد تیسری رات بے چینی سے گذری۔ کل گرمی کی تکلیف دوبارہ ہو گئی۔ بلڈ پریشر کی تکلیف میں اب افاقہ ہے۔ ثریا (اہلیہ شیخ ناصر احمد صاحب) کی حالت بھی بہتر ہے۔

احباب مکرم شیخ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالبعلم کی شاندار کامیابی

لاہور ۲۵ اگست پنجاب یونیورسٹی نے ایم اے باٹنی کے امتحان کا منعقدہ ماہ مئی ۱۹۵۴ء کے نتیجہ کا اعلان کر دیا ہے۔ امتحان میں گورنمنٹ کالج لاہور کے انور محمود اور تعلیم الاسلام کالج کے عبد النعیم خان فرسٹ ڈویژن میں آئے ہیں باقی تمام طلباء سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کلمۂ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمت الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث وجدھا فھو حق بھا۔

(جامع ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں بھی وہ اسے پائے وہ اس کا حقدار ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قابل فروخت حصص

کمپنی کا سرمایہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے۔ جو کہ ساڑھے سترہ ہزار حصص پر مشتمل ہے۔ حصہ کی پوری رقم ۴ قسطوں میں لی جائے گی۔ پہلی قسط پانچ روپے کی ہے۔ ساڑھے چار ہزار حصص ابھی تک قابل فروخت ہیں۔ اگر دوست ہمت کرکے یہ حصص خرید لیں تو ساڑھے سترہ ہزار حصص پورے ہو جائیں گے۔ چونکہ اس کمپنی کے قیام کا مقصد اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس لئے وہ دوست جن کے دل میں اللہ تعالٰے نے علوم قرآن مجید اور اسلام کی صحیح تعلیم کی اشاعت کی تڑپ پیدا کی ہے۔ وہ ضرور حصہ لیں۔ اگر ۴۵ دوست سو سو حصے خریدنے والے پیدا ہو جائیں تو یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے۔ درخواست کے لئے فارم ہم سے طلب کریں۔

چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا ایک ضروری اعلان

کمپنی ہذا نے خواجہ خورشید احمد صاحب مبلغ کو فروخت حصص کے لئے مقرر کیا ہے۔ جو مختلف مقامات کا دورہ کریں گے۔ احباب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ ان سے پورا تعاون کریں گے۔ اور کمپنی یہ بھی اعلان کرتی ہے کہ سلطان محمود صاحب کو الشرکۃ الاسلامیہ نے کبھی اس کام کے لئے مقرر نہیں کیا۔ چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

تحریک جدید کا چندہ وغیرہ بھیجنے کا بہتر طریق

اگر دوستوں نے تحریک جدید امانت یا کسی اور مد کی رقم بذریعہ بنک بھیجنی ہو۔ تو اس کا بہتر طریق یہ ہے کہ کسی بنک کا چیک یا ڈرافٹ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کا براہ راست افسر امانت تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرما دیں اس طرح رقم جلدی مناسب مد میں جمع ہو جائے گی۔ اور دوستوں کو مزید پریشانی کی ضرورت نہ ہوگی۔ (افسر امانت تحریک جدید)

احباب ہوشیار رہیں

ایک نابینا حافظ سید امیر الدین نامی رنگ سیاہ لمبی داڑھی اپنے آپ کو ڈھاکہ کا بتاتا ہے۔ اور خود کو بڑی تکلیف میں ظاہر کرکے اپنے بچوں کو ڈھاکہ سے لانے کے بہانہ سے احباب جماعت سے امداد چاہتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے جھوٹی چٹھیاں بھی لکھا لاتا ہے چنانچہ میرے پاس امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب مکرمی مرزا عبدالحق صاحب کی جھوٹی چٹھی لایا۔ جو کہ اسی وقت برائے تصدیق مکرم مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی۔ جس کے جواب میں مکرم مرزا صاحب نے لکھا کہ یہ چٹھی میری نہیں۔ بلکہ یہ کوئی دھوکہ باز شخص ہے۔ احباب ایسے دھوکہ باز شخص سے آگاہ رہیں۔ (پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ)

دعائے نعم البدل

میری چھوٹی لڑکی عزیزہ زاہدہ بیگم آج مورخہ ۳۰ ۸/۵۴ کو صبح ۷ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

بشیر احمد ایس ایم یوسف والا ضلع منٹگمری

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فلاح یافتہ کون ہیں؟

"اللہ تعالٰے نے جس قدر قوے عطا فرمائے ہیں۔ وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا جیسے فرمایا قد افلح المومنون اور ایسے ہی یہ بھی فرمایا۔ متقی کا نقشہ کھینچکر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ اولٓئک ھم المفلحون۔ یعنے وہ لوگ جو تقوےٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سرے پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں۔ جو برابر آگے کو جا رہی ہے۔ اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔ اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالٰے نے ہم کو تقوےٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقوےٰ کے وصایا بھی دیئے۔" (ملفوظات)

انتخاب نائب صدر خدام الاحمدیہ کے متعلق

ایک ضروری اعلان

اس وقت تک دفتر کی طرف سے انتخاب نائب صدر مرکزیہ کے متعلق جو اعلانات شائع ہوئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ انتخاب نائب صدر کے بارہ میں حضور کی طرف سے جو ہدایت موصول ہوئی ہے حسب ذیل ہے۔

"آئندہ سال کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ سالانہ اجتماع پر یا اگر کسی وجہ سے وہ نہ ہو تو علیحدہ نوٹس دے کر مختلف شہروں کے قائدوں کو جمع کرکے ان سے نام تجویز کرائے جائیں۔ اس مجلس میں معتمدین مرکزیہ بھی شامل ہوں گے۔ چھ نام وہ تجویز کریں۔ جن میں سے نائب صدر اول اور نائب صدر دوم منتخب کئے جائیں گے۔"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر باہر سے نام منگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نام موقعہ پر تجویز ہوں گے۔ اس لئے نائب صدر کے انتخابات کے متعلق جس قدر اعلانات پہلے ہو چکے ہیں انہیں منسوخ سمجھا جائے مجالس اس کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ نائب صدر کے انتخاب کے لئے موقعہ پر ہی نام تجویز ہوں گے۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سکرٹریان صاحبان مال متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تمام سکرٹریان مال عموماً اور شہری اور قصباتی سکرٹریان مال خصوصاً رسیدات کاربن سے کاٹا کریں۔ مروجہ رسید بکوں پر اس کا یہ طریق ہے کہ رسید کے نچلے حصہ کو کاٹ کر اوپر والے حصہ اور نشنی رسید کے درمیان کاربن رکھ کر رسید کاٹی جائے رقم کا اندراج ہندسوں اور لفظوں دونوں میں کیا جائے۔ آئندہ طباعت کے وقت کاربن پیپر والی رسید بکیں چھپوائی جائیں گی۔ (ناظر بیت المال)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۷ اگست ۱۹۵۴ء میں سال ۵۴-۱۹۵۳ء کا بجٹ سو فیصدی پورا کرنے والی جماعتوں میں جماعت ڈنگہ ضلع گجرات کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس جماعت نے بھی اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالٰے آئندہ بھی اس جماعت کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۵۴ء

اقلیتوں کے حقوق پر بحث

پاکستان کی مجلس دستور ساز میں ۲۴ اگست کو بھی اقلیتوں کے حقوق پر بحث ہوئی۔ اجلاس میں کانگریس پارٹی کے چار اور پسماندہ اقوام کے دو نمائندوں نے بھی شمولیت کی۔ اگرچہ گزشتہ نومبر سے انہوں نے اسمبلی کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ یہ شمولیت جیسا کہ مسٹر چٹو پادھیائے نے بتایا صرف اسی ایک دن تک مخصوص تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ارکان نے آج کسی مقصد کے پیش نظر شمولیت گوارا کی۔

وہ مقصد کیا ہے وہ ان تقریروں سے واضح ہو جاتا ہے۔ جو مسٹر چٹو پادھیائے اور سیٹھ سکھ دیو نے کیں۔ ان تقریروں میں سے مسٹر سکھ دیو نے باوجودیکہ آنریبل سپیکر مولوی تمیز الدین نے شروع ہی میں بتا دیا تھا۔ کہ اقلیتی رپورٹ کے پیرا اول کے موضوع کو بحث سے خارج رکھا جائے۔ کیونکہ ایوان نے اس حصہ کے متعلق پہلے ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ ایسی باتوں پر گفتگو شروع کر دی۔ جو بالکل غیر متعلقہ تھیں۔ مثلاً یہ کہ رپورٹ میں ایک شق میں کہا گیا ہے کہ اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور مرگھٹوں کی حفاظت کی جائے گی۔ مگر ایوان کو معلوم نہیں کہ کراچی میں اصل حالات کیا ہیں سندھو مرگھٹ کا وسیع رقبہ جو آتما رام روڈ کراچی میں واقع ہے اس پر پناہ گزینوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ پھر مندروں کی حالت بھی بڑی ناقص ہے۔ اکثر پر پناہ گزین قابض ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

یہ اور کئی دیگر ایسی باتیں سیٹھ سکھ دیو نے کہیں جو موجودہ کارروائی سے کوئی تعلق نہیں رکھتی تھیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی تھیں۔ اور ایسے انداز میں کہی گئی تھیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ محض پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے کہی جا رہی ہیں۔ چنانچہ سپیکر کے توجہ دلانے پر مقرر کو اپنے بعض ریمارکس واپس لینے پڑے۔

مسٹر چٹو پادھیائے نے دستوریہ پاکستان کے اسلامی ہونے پر سخت اعتراضات کئے انہوں نے کہا کہ پاکستان جمہوریہ کے ساتھ لفظ "اسلامی" لگانے اور قرآن و سنت کے خلاف قانون بنانے کی ممانعت کی وجہ سے اقلیتوں کی حیثیت ایسی رہ جاتی ہے جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اقلیتوں کے لئے ریاست میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ گویا بالکل بے ریاست ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے صدر حکومت کے مخصوص طور پر مسلمان ہونے پر بھی اعتراض کیا۔ اور کہا کہ موجودہ دستوریہ قائداعظم مرحوم کی خواہشات کے بالکل متضاد بنایا گیا ہے۔ جن کا مدعا یہ تھا کہ یہاں نسل رنگ۔ مذہب۔ کی بناء پر کوئی تفریق نہیں ہوگی۔ سب لوگ ایک ہی قوم کے افراد ہوں گے۔ خان لیاقت علی خاں کا بھی یہی تصور تھا۔ مگر خواجہ ناظم الدین نے ملاؤں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔"

مسٹر چٹو پادھیائے نے دستوریہ پاکستان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانیوں کو ملاؤں کے عزائم سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جنہوں نے سیاسی اقتدار پر تاک لگا رکھی ہے۔ اسلامی حکومت کے معنے ملاؤں کی حکمرانی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے لئے الگ مقام ہے۔ اور اس حقیقت کا ثبوت وہ مطالبہ ہے جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے کیا گیا۔ اگر غیر مسلموں کا ریاست میں کوئی فروتر مقام نہیں ہے۔ تو ایسا مطالبہ کیوں کیا گیا؟ یہ بات ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم مسلمہ طور پر "غیر مسلم" ہیں۔ جو لوگ قادیانیوں کی طرح "مسلمہ غیر مسلم" نہیں ان پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر اسلامی ریاست کی یہی بنیاد قائم رہی تو قادیانیوں کی طرح دوسرے مسلمان فرقوں پر بھی اثر انداز ہوگی۔ ہمیں پاکستانی مسلمانوں کی فرقہ وارانہ جنگ۔ پر اس لئے تشویش ہے کہ یہ آخر میں ہم پر بھی اثر انداز ہوگی۔ انہوں نے آخر میں کہا ہمیں کسی تحفظ یا رعایت کی ضرورت نہیں۔ ہم مسلمانوں کے ساتھ برابر کے شہری رہنا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سیٹھ سکھ دیو اور مسٹر چٹو پادھیائے نے جو تقریریں کیں۔ وہ پاکستان اور اسلامی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کیں۔ چنانچہ ان کے جواب میں مسٹر خلیل الرحمٰن نے جو تقریر کی اس میں آپ نے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہوں نے فرمایا۔

"مسٹر چٹو پادھیائے اس بات سے انکاری ہیں۔ کہ اسلام نے اقلیتوں کو ہر قسم کا تحفظ دیا ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ جو بھارت کی سیکولر حکومت مسلمانوں کے ساتھ کر رہی ہے۔ بھارت میں سینکڑوں مسجدیں مندروں میں تبدیل کر دی گئی ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات معمول بنے ہوئے ہیں۔ اور ہزاروں مسلمانوں کو سیکولر حکومت پاکستان کی طرف ہانک رہی ہے۔ شاید مسٹر چٹو پادھیائے چاہتے ہیں کہ یہاں بھی ہندوؤں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے مگر پاکستان کے باشندے مسلمان ہیں۔ اسلام ایسی باتیں نہیں سکھاتا۔ بلحاظ مسلمان ہونے کے وہ اقلیتوں کے متعلق اپنے فرض کو سمجھتے ہیں۔ . . . . میں حیران ہوں کہ چٹو پادھیائے جیسا تعلیم یافتہ آدمی کس طرح کہتا ہے کہ اسلام اور جمہوریہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اور اسلام میں کبھی جمہوریت نہیں ہوئی۔ حالانکہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے جمہوریت کی تلقین کی۔ اور اس پر عمل کیا۔ پاکستان کے مسلمان خوش ہیں کہ وہ از سر نو اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ دکھائیں کہ حقیقی جمہوریت کس چیز کا نام ہے۔ یہ ملک جمہوریت کے قیام کے لئے ہی معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ اور پاکستانی ایسا کریں گے وغیرہ وغیرہ"

مسٹر خلیل الرحمٰن نے جو کچھ اسلامی جمہوریت کے متعلق اجمالاً کہا ہے بالکل صحیح ہے۔ اور کانگرسی نمائندہ کے اعتراضات اصولاً صحیح نہیں ہیں۔ مگر انہوں نے اپنے خدشات ان واقعات کی بناء پر ظاہر کئے ہیں۔ جو یہاں بعض حالات کی وجہ سے رونما ہوئے اس لئے ان کے خدشات کو بالکل ہی بے بنیاد نہیں کہا جا سکتا۔ ان کی بنیاد اسلامی حکومت کے ان غلط تصورات پر ہے۔ جن کا یہاں مظاہرہ کیا گیا۔ مگر فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے چونکہ اس کی اچھی طرح نقاب کشائی کر دی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے باشندے اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے غیر مسلموں کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کے زیر تجویز دستوریہ کا راستہ ان تمام گڑھوں سے پاک و مبرا رہے گا۔ جن کی طرف مسٹر چٹو پادھیائے نے اپنی تقریر میں پاکستان پارلیمان کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

—— ایک اہم ارشاد ——

"دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہیئے . . . . . سلسلے کے اخبارات میں سے الفضل روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں ملکر خریدیں . . . . . سلسلے کے اخبارات کو خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کے لئے سانس لینا ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۴۲ء)

تحریکِ خاص —— اور —— احبابِ جماعت

جماعت کی مالی مشکلات کے پیش نظر نمائندگان مجلس مشاورت نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آئندہ تین سال کے لئے جماعت سے چندہ تحریک خاص موصی احباب سے دو پیسہ فی روپیہ کی شرح سے اور غیر موصی احباب سے ایک پیسہ فی روپیہ کی شرح سے وصول کیا جائے اور یہ چندہ لازمی ہو اس بناء پر آپ کی جماعت کی طرف سے ماہوار مرکزی چندہ کے ہمراہ تحریک خاص کا چندہ بھی وصول ہونا چاہیئے۔

حضرت اقدس نے یہ تحریک خاص حالات کے ماتحت جاری فرمائی ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے پیش نظر جماعتوں سے گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا بجٹ تحریک خاص علیحدہ جلد بھجوائیں اور اس کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔ صد فیصدی بجٹ پورا کرنے والے عہدہ داران کے نام حضرت اقدس کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت مبعوث ہوئے جب مسلمانوں پر ادبار و انحطاط طاری تھا۔ اسلام کا نام زبانوں پر تو بے شک تھا۔ مگر اعمال اسلامی تعلیم کے بالکل مغائر تھے۔ دشمنانِ دین اسلام پر بڑے زور سے حملہ آور ہو رہے تھے۔ اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے حملے اسلام اور مسلمانوں کو نعوذباللہ صفحۂ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے جو اس نے اسلام کی حفاظت کے متعلق قرآن کریم میں کیا ہوا ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین نے آخری زمانہ کے متعلق کی تھیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بھیجا آپ نے آکر ایک طرف تو بڑے بڑے مخالفین اسلام کے گھروں میں تہلکہ مچا دیا۔ تو دوسری طرف ایمان لانے والوں کے قلوب کو ہر قسم کی بدی سے پاک کر دیا۔ سبحان اللہ وہ آواز کیسی دلکش تھی۔ وہ پیغام کتنا دلربا تھا کہ جس نے بھی اس آواز کو سنجیدگی کیساتھ سنا۔ اس پر اثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اور جس نے بھی اس پیغام پر کان دھرا شیطان اس سے ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا۔ خالق اور مخلوق کے درمیان جو بُعد نظر آتا تھا وہ جاتا رہا۔ ایمان تازہ ہو گئے۔ روحیں زندہ ہو گئیں۔ اور روحانیت میں ایسی جلا پیدا ہو گئی کہ اس میں رب العالمین کے چہرہ کا انعکاس دکھائی دینے لگا۔ آپ خود اپنے زندگی بخش کارناموں اور اپنی بعثت کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے۔ اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعے نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کر دوں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"

(لیکچر لاہور ۳۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کر دوں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اسلئے بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ اسکو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے۔ یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اسکو خدا تعالےٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقوےٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں"

(کتاب البریہ ۲۵۳ تا ۲۵۶)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

"میں اسلئے دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ تا دنیا کو اخلاقی اور اعتقادی۔ اور عملی اور علمی سچائی کی طرف کھینچا جائے۔ اور نیز یہ کہ وہ خاص کوشش سے ایسے طور سے کچھ جائیں کہ ان امور کی بجا آوری میں ان کو ایک قوت حاصل ہو"

(ریویو آف ریلیجنز جلد اول ۳)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اہم ترین غرض یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے محبت اور اخلاص کے تعلقات کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اور وہ دوئی کا پردہ جو خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان حائل نظر آتا ہے اس کو کاٹ کر بنی نوع انسان خدا تعالےٰ سے ایسے پیوست ہو جائیں کہ ان کے ہاتھ خدا تعالےٰ کے ہاتھ۔ ان کی زبان خدا تعالےٰ کی زبان۔ ان کی آنکھیں خدا تعالےٰ کی آنکھیں اور ان کے پاؤں خدا تعالےٰ کے پاؤں ہو جائیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں۔ اور اس کی محبت میں ایسے گداز ہوں کہ ان کی رگ رگ سے اللہ تعالےٰ کا عشق ظاہر ہو رہا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے کہ اسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو۔ مگر وہ اس قرب کے کوئی آثار نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے دعوےٰ میں سچا سمجھا نہیں جا سکتا۔ آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ آگ کے پاس بیٹھنے والا گرمی محسوس کرے۔ برف کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے والا ٹھنڈک محسوس کرے۔ مگر زمین و آسمان کے خدا کا قرب انسان کے اندر کوئی تغیر پیدا نہ کر سکے۔ ایسا خیال حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کے قیام کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔

آپ نے بار بار لوگوں کو یہی تعلیم دی۔ کہ ہر شخص کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا چاہیئے اور کوئی کام خدا تعالےٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے خلاف نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوےٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوےٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقوےٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقوےٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقوےٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقوےٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اسی طرح تقوےٰ پر زور دیتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم میری جماعت اس وقت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارو گے ...... یقیناً یاد رکھو کوئی عمل خدا تک نہیں پہونچ سکتا جو تقوےٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقوےٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہ ہو گی۔ وہ عمل بھی ضائع نہ ہوگا" (کشتی نوح)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہ ہے۔ کہ دلوں میں نور ایمان پیدا کیا جائے۔ اور اخلاقی اعتقادی۔ علمی اور عملی ہر قسم کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ جب تک چاروں دیواریں مکمل نہ ہوں۔ اس وقت تک ایمان کی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس اصلاح کا آغاز آج سے نصف صدی قبل ہو چکا ہے۔ اور دنیا احمدیت کی پچاس سالہ جدوجہد کے لاکھوں شیریں پھل اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق یقین ہے کہ ایک دن ساری دنیا اسی چشمۂ شیریں کی طرف آئے گی۔ اور احمدیت کا میٹھا پانی پی کر اپنے لئے روحانی تسکین کا سامان مہیا کرے گی۔

خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

۱۔ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ منعقد ہوگی جس میں مجلس کی ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا جائے گا

۳۔ خدام کو تین دن رات اپنے مقدس مرکز میں رہ کر اخلاقی اور روحانی تربیت دی جائے گی۔

۴۔ خدام میں تقاریر مضمون نویسی کی ترغیب کے لئے علمی مقابلے ہوں گے

۵۔ خدام کی صحتیں برقرار رکھنے کیلئے مختلف قسم کی ورزشوں کے نمونے دیئے جائینگے۔ اور انکے مقابلے کرائے جائینگے

الغرض اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو ملک و قوم کے لئے مفید وجود بننے کی عملی تربیت دی جائے گی۔ جس میں ہر خادم کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
ضلع جھنگ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ھے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ھے۔

ستاروں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش

ستاروں تک رسائی حاصل کرنے کی جو کوششیں یورپین ممالک میں کی جارہی ہیں۔ ان کا حال اخبارات اور دیگر اطلاع رسانی ذرائع سے ہم تک پہنچتا رہتا ہے۔ مگر تا حال ایسا کامیاب نظریہ عالم وجود میں نہیں آیا۔ جس کی صحت پر سائنسدانوں اور ماہرین علم نجوم کی اکثریت متفق الرائے ہو۔ اس سلسلے میں مختلف تائیدی اور تردیدی نظریات وقتاً فوقتاً منظرِ عام پر آتے رہے۔ ان میں مریخ کی آبادی کا نظریہ خاص طور سے قابل ذکر اور اہم ہے۔ مریخ کے متعلق کئی لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس پر کائنات ارضی کی سی ایک دنیا آباد ہے۔ ماہرین علم ہیئت اس مسئلے پر اختلاف رکھتے ہیں اور اصل سیاروں کی کھوج کا پہلو اسی اختلاف کی پیداوار ہے اور بلاشبہ یہ سوال بیحد معقول اور سنجیدہ ہے۔ کہ اگر مریخ پر واقعتاً کوئی جہان آباد ہے۔ تو لازماً اور سیاروں پر بھی ہوگا۔ مگر اس کا کوئی معقول اور واضح جواب دنیا کے سامنے ابھی تک نہیں آیا۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ معلومات "سائنس لٹریچر" سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن وہ معلومات انسان کے ذہنی انتشار کے لئے اطمینان کا موجب نہیں بن سکیتں۔ اس سلسلہ میں ایک قدیم نظریہ یہ ہے۔ کہ زمین بھی کائنات کے ابتدائی ایام میں سیاروں کا ایک جزو تھی۔ جس کو سیاروں کے درمیان یا مرکز یا محور کی حیثیت حاصل تھی۔ یعنی تمام اجسام فلکی معہ سیاروں کے اس کے گرد گھومتے تھے۔ اور گھومتے ہیں۔ اگر اس نظریے کو مان لیا جائے تو سیاروں پر قیام کائنات کے متعلق سوچنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ لیکن جب علم طبعیات نے نظام شمسی کی تشریح کی۔ تو اس مسئلے پر سوچنے کی گنجائش بھی نکل آئی۔ اور مختلف قسم کے سوالات سائنسدانوں کے دماغ میں جنم لینے لگے۔ اور سیاروں پر آبادی کی تلاش کا ایک سلسلہ چل نکلا۔

گالیلیو پہلا شخص ہے۔ جس نے اپنی کتاب Dialogue on the two chief system of the world میں اس مسئلے پر رائے زنی کی ہے۔ اس نے طبعی نظام پر بڑی کامیاب بحث کی ہے۔ جو ٹھوس دلائل اور معقول اسباب پر مبنی ہے۔ لیکن اس کا نظریہ کوئی تقویت حاصل نہیں کر سکا۔ اس کے خیال کی تردید میں اس کے ایک دوست نے اس سے کہا تھا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ سیاروں پر بھی کوئی جہان آباد ہے۔ اور وہ اسی دنیا کا نمونہ ہے۔ اس سے زیادہ مضحکہ خیز بات یہ ہے۔ کہ وہ جہان انسانوں کا آباد کیا ہوا ہے۔"

اس کے کچھ عرصہ بعد لائٹ نیچوری کے موجد ہائگن نے اس کے برعکس ایک رائے کا اظہار کیا۔ یہ رائے ایمونیل کانٹ اور اس وقت کے دوسرے بڑے بڑے سائنسدانوں کی توجہ کی مرکز نہ بن سکی۔ لیکن موجودہ زمانے میں جو عجیب و غریب اور نادر الظہور رائیں علم ہیئت سے متعلق قائم کی گئی ہیں۔ انہوں نے اس مسئلے کی کھوج کے پہلو کو بہت حد تک نمایاں کر دیا ہے۔ جس سے ماہرین علم ہیئت کی مساعی کو جلا ملی ہے۔ اور اب واقعے کی تحقیق کے لئے دنیا کے بڑے بڑے سائنسدان سرگرداں ہیں۔

سیاروں سے وابستہ اسی تحقیق میں اٹلی کے ایک ماہر نجوم کا ایک مشاہدہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے ۱۸۷۷ء میں سیاروں کا بغور مشاہدہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا۔ کہ سیاروں کے اندر کئی خطوط مستقیم ہیں۔ جو جیومیٹریکل حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک خاص تنظیم کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔

اس نظریے کو چند سال بعد خاصی تقویت حاصل ہوئی۔ اور اسی ماہر نجوم کے ایک اور تجربے نے اس نظریے کی وسعت میں ایک اہم رائے کا انکشاف کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ خطوط مستقیم نہریں ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے متوازی بنائی گئی ہیں۔

امریکہ کے ایک ماہر نجوم پرسیول لوئیل جو سیاروں کے متعلق بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ نے اس نظریے کی مزید وضاحت کی۔ اس نے کہا۔ کہ یہ انہار ایسے انجنیروں کی تعمیر کردہ ہیں۔ جو سیرابی مقاصد کے حصول کے لئے بنائی گئی ہیں۔

اس نظریے سے بہت کم لوگوں نے اتفاق کیا۔ بلکہ اکثریت نے اس کا مذاق اڑایا۔ اور اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ کہ بنی نوع انسان سیاروں پر بھی ہماری طرح رہتے بستے ہیں۔ اور بالکل ہماری طرح زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ گویا ہر زمانے میں ماہرین علم ہیئت کی ایک بڑی جماعت اس بات سے انکار کرتی رہی۔ کہ مریخ یا کسی اور سیارے پر انسانی آبادی کا وجود ہے۔ لیکن اس سے اتنا فائدہ ضرور ہوا۔ کہ علماء ہیئت کے لئے کھوج کی ایک عمدہ راہ نکل آئی۔ اور صحیح علم سے ناواقفیت کی بناء پر اس مسئلے پر بحث و تجسس کے پہلو اجاگر ہو گئے۔

دور جدید میں علم ہیئت بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ علم طبیعات کافی وسعت حاصل کر چکا ہے ایئروگرافی جو اجسام فلکی کے متعلق معلومات کا خزینہ ہے۔ بہت واضح ہو چکا ہے۔ اور آسٹرو بیالوجی (جو سیاروں کی تحقیق کا علم خاص ہے۔ اور سیاروں میں انسانی زلیست کے امکانات پر بڑی عمدگی سے بحث کرتا ہے) بھی بہت واضح ہے۔

آج ہم قدیم نظریوں سے قطع نظر ان جدید علوم کی روشنی میں اس مسئلے کا بہتر حل تلاش کر سکتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان علوم کی رہنمائی میں سیاروں پر انسانی آبادی کے نظریے کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر جگہ اور ہر نقطے پر ہم اس نظریے کی مخالفت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اس بات کے متعلق سوچنے تک کے روادار نہیں رہتے۔ کہ انسان سیاروں پر پہنچ کر زندہ رہ سکتا ہے۔

حرارت انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے۔ جس کا تناسب انسان کی طبعی افتاد کے مطابق ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس کے تغیر و تبدل کے مظاہر اور ان کے خوفناک نتائج انسانی زندگی کے ہر موڑ پر ہم روزانہ دیکھتے ہیں۔ چاند کا درجہ حرارت روزانہ ۱۵۱ اور ۱۰۰ سینٹی گریڈ کے درمیان رہتا ہے۔ جو ۲۱۲° سے ۲۰۰° فارن ہیٹ کے برابر ہے۔ اس حالت میں چاند پر انسانی زندگی کے بقاء کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ کم از کم یہ زندگی جس کو ہم جانتے ہیں۔ اور جسے ہم بسر کرتے ہیں۔ اس کی بقا تو ایسی فضاء میں قطعی ناممکن ہے۔ زہرہ سیارے کا درجہ حرارت ۲۵° اور ۱۱۰° سینٹی گریڈ کے اندر رہتا ہے۔ جو ۱۳° سے ۲۳۰° فارن ہیٹ کے برابر ہے۔ درجہ حرارت کا یہ اختلاف یعنی زیادہ تو بھی زلیست ناممکن اور کم تو بھی حیات کے لئے خطرناک کیسے انسان کی زندگی کے امکانات پیدا کر سکتا ہے۔ (باقی)

ایک نہایت ضروری اعلان

دفتر اول کے السابقون الاولون کے لئے جن کی انیس سالہ فہرست بن رہی ہے۔ اور یہ فہرست ایک کتاب میں شائع کر کے ہر ایک مجاہد اور لائبریریوں اور تمام جماعتوں میں ارسال کی جائیگی۔ تاکہ آنے والی نسل کے لئے السابقون الاولون کی یادگار رہے۔ اور وہ اپنے سلف صالحین کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے قدم بڑھاتے جائیں۔
یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر اول کے جن دوستوں کے ذمہ کسی سال کا بقایا ہو۔ وہ بقایا ارسال کرتے وقت یہ تشریح ضرور کر دے۔ کہ کس سال کا بقایا ہے۔ اگر اسے یاد نہ ہو۔ تو صرف لفظ "سابقہ بقایا" لکھ دے۔ دفتر خود ان کے بقایے والے سال میں دکھا دیگا۔ اور ان کا نام جب انیس سال ادا ہو جائیں گے، تو اسے اطلاع دے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) میاں عبد الحمید صاحب ولد مولوی عبد القادر صاحب حیدر آبادی جو نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی میں اکاؤنٹنٹ تھے۔ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈرس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔ (ناظر بیت المال)

(۲) مندرجہ ذیل دو دوستوں کے موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہیں۔ اگر وہ خود یا ان کے کوئی واقف یہ اعلان پڑھیں۔ تو فوری طور پر مطلع کریں۔

۱۔ محمود احمدؐ صاحب ظفر پسر عبد الکریم صاحب ڈار متعلم میڈیکل کالج لاہور۔
۲۔ محمد رمضان صاحب سرور پسر چوہدری غلام محمد صاحب چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

بمطالبہ الطاف حسین خاں صاحب ربوہ از نعمت اللہ صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز ربوہ فیصلہ کیا گیا ہے، کہ مبلغ ایک سو دس روپے نعمت اللہ صاحب ماہ ستمبر ۱۹۵۴ء سے بحساب پانچ روپے ماہوار قسط ہر ماہ کی دس تاریخ تک بلاناغہ الطاف حسین صاحب کو ادا کریں۔ چونکہ نعمت اللہ صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ان کو فیصلہ کی اطلاع دی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ وہ اپنا مکمل ایڈریس بھیجدیں۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میرے خالو میر عطاء اللہ خاں صاحب (مرحوم) مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۴ء کو اس دنیائے فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے" ایم بشیر احمد لاہور

عیسائیوں کے بعض مشہور فرقے اور اُن کے عقائد

عیسوی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹھارہویں صدی تک عیسائی فرقوں کی تعداد پونے پانچ سو کے قریب پہنچ چکی تھی۔ مگر چونکہ رومن کیتھولک فرقہ کو زیادہ طاقت حاصل ہو گئی۔ اور عیسائی حکمرانوں نے بھی اسی کو اختیار کر لیا انہوں نے باقی فرقوں کو عیسائیت سے خارج قرار دے دیا۔ پھر بھی بہت سے فرقے ابھی تک موجود ہیں۔ اور ان کے عقائد بھی ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ رومن کیتھولک کے مقابل پر دوسرا فرقہ پراٹسٹنٹ ہے۔ اور آگے ان دونوں کی شاخیں ہیں۔

رومن کیتھولک عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسائیت کے متعلق تمام مسائل اور ضروری امور کتاب مقدس میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے وہ روایات کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ضروری امور mother church یعنی روایات سے سیکھنے چاہئیں ان کا ایک اور عقیدہ یہ ہے۔ کہ کوئی متاہل شخص کلیسیا کا پاسبان اور نگران نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو شخص پادری یا مبلغ و مناد بننا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مجرد رہے۔ ان کے عقائد کی رُو سے کنواری مریم کے نام پر کنواری عورتیں اپنے آپ کو نذر کر سکتی ہیں۔ اور اسے ایک اچھا فعل خیال کیا جاتا ہے۔ ایسی عورتیں عمر بھر شادی نہیں کرتیں۔ یہ لوگ مذہبی جنگ کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ نیز خیال کرتے ہیں کہ مقدس پولوس کے جانشین پوپ آف روم ہیں۔ اور ان کو وہی طاقتیں اور اختیارات حاصل ہیں۔ جو مقدس پولوس کو حاصل تھے۔ اس لئے پوپ آف روم کا رتبہ ان کے نزدیک بہت بلند ہے۔ اور وہ ملکی معاملات میں بھی بادشاہ سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ مگو آج کل کے لحاظ سے یہ چیز صرف زبانی عقیدہ تک ہی محدود ہے۔ ورنہ عملی طور پر ملکی معاملات میں اسے کہاں تک دخل حاصل ہے۔ اور وہ کس قدر بااختیار ہے۔ یہ سب پر ظاہر ہے۔ پھر پوپ کے متعلق ان کا عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ چھوٹا بڑا ہر گناہ بخش سکتا ہے۔ چنانچہ بہت عرصہ تک کلیسیا میں بخشش اور مغفرت کے کاغذ فروخت ہوتے رہے ہیں

پراٹسٹنٹ کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک بات کتاب مقدس میں موجود ہے۔ جہاں تک عیسائیت سے متعلق مسائل کا تعلق ہے۔ چونکہ یہ کتاب بالکل مکمل اور جامع ہے۔ اس لئے کسی دوسری طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ مقدس پطرس کا جانشین صرف ایک ہی شخص ہونا ضروری نہیں۔ کئی ہو سکتے ہیں اور اس کی دلیل میں وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت پطرس اکیلا ہی حضرت مسیح کا جانشین نہ تھا۔ رومن کیتھولک پوپ آف روم کو جس قدر بلند مرتبہ اور مقام دیتے ہیں۔ پراٹسٹنٹ اتنے ہی اس کے خلاف ہیں۔ رومن کیتھولک پوپ کی طرف جو اختیارات منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ تمام گناہ بخش سکتا ہے۔ ایسے یہ لوگ کفر خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح پادریوں اور مبلغوں کے مجرد رہنے کے بھی یہ لوگ قائل نہیں۔ اور ان کے چرچوں میں کنواری عورتیں نہیں رہ سکتیں مذہبی جنگوں کو بھی یہ جائز نہیں سمجھتے۔ عیسائیت کی ایک شاخ یونیٹرین چرچ ہے۔ یہ لوگ تثلیث کے خلاف ہیں۔ اور حضرت مسیح کی حقیقی ابنیت کو بھی نہیں مانتے۔ بائیبل کی سب کتابوں کو الہامی نہیں مانتے۔ اور اس لحاظ سے یہ فرقہ دوسرے سب کے خلاف ہے۔

ایک اور فرقہ پریسبی ٹیرین چرچ کے نام سے موسوم ہے۔ ان کے ہاں کئی بشپ ہوتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ بشپوں کا تقرر حضرت مسیح کے بارہ حواریوں کے تقرر کے بجائے ہے۔ یعنی جس طرح بارہ حواری مختلف ممالک میں اپنے اپنے رنگ میں مسیح کے جانشین ہو کر اشاعت و تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بشپوں کا یہ منصب ہے۔ وہ بشپوں کے اختیارات کو بھی بہت محدود کرتے ہیں۔ اور ملکی معاملات میں ان کا کوئی دخل نہیں مانتے۔ تاہم بادشاہ کی تخت نشینی اور تاج پوشی کی رسم بشپ ہی ادا کرتا ہے۔ اس کی ایک شاخ چرچ آف انگلینڈ ہے۔ جو خیال کرتی ہے۔ کہ بپتسمہ لینے کے بعد جب تک بشپ انسان کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے برکت نہ دے دیں۔ اور اس کے لئے دعا نہ مانگیں۔ اس پر روح القدس کا نزول نہیں ہو سکتا۔ لیکن پریسبی ٹیرین والے اس بات کے قائل نہیں۔ ایک اور فرقہ میتھاڈسٹ چرچ کہلاتا ہے۔ یہ لوگ کسی بشپ کو نہیں مانتے۔ بلکہ کلیسیا کا ایک پریذیڈنٹ مقرر کرتے ہیں۔ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ بپتسمہ لینے کے بعد روح القدس کا نزول ہونے لگتا ہے بشپ کے برکت دینے اور دعا مانگنے کی اس میں کوئی شرط نہیں۔ بپتسمہ کی رسم عیسائیوں میں بہت ضروری ہے۔ اور کوئی شخص اس کے بغیر عیسائی نہیں ہو سکتا۔ اس رسم کی بنیاد اصل میں اس واقعہ پر ہے۔ کہ دریائے یردن کے کنارے حضرت مسیح علیہ السلام نے خود یوحنا سے بپتسمہ لیا تھا۔ اس کے روحانی نتائج کا ذکر یوحنا کی انجیل کے باب تین میں موجود ہے۔ اس رسم کی تقریب ہفتہ (سبت) کے روز ادا کی جاتی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ کلیسیا کا پاسبان اپنے مقتدیوں سمیت گناہ بخشوانے کے مضامین پر مشتمل بعض دعائیں پڑھتا ہے۔ اس کے بعد بپتسمہ لینے والے سے بعض سوالات کئے جاتے اور عہد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ آئندہ شیطان کی پیروی نہ کرے گا۔ دنیا کے فانی جاہ و جلال اور نفسانی خواہشات کا تسکا دور ہو گا۔ پھر اس سے رسولی عقیدہ سُنا جاتا ہے۔ اور پادری سوال کرتا ہے۔ کہ کیا اس عقیدہ پر اس کا ایمان ہے۔ اگر وہ اثبات میں جواب دے تو اسے بپتسمہ دے دیا جاتا ہے۔ چرچ آف انگلینڈ اور پریسبی ٹیرین چرچ میں بپتسمہ پانے والے کے لئے اسی وقت مذہبی والدین مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ اور ضامن بنتے ہیں۔ کہ اس کی دینی و دنیوی امور میں نگہبانی کریں گے۔ اس کے بعد پادری پانی کا ایک چلو لے کر بپتسمہ پانے والے کے سر پر ڈال دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں تجھے باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دیتا ہوں۔ اور پھر اسی پانی سے اس کے ماتھے پر صلیب کا نشان بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ اور یہ رسم مکمل سمجھی جاتی ہے۔

عیسائیوں میں ایک اور رسم عشائے ربانی کی ہے۔ جسے مسیحی ہر ہفتہ مناتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب سے قبل ایک دعوت کی۔ اور اس میں شامل ہونے والوں سے کہا۔ کہ کھاؤ یہ میرا گوشت ہے۔ اور پیو کہ یہ میرا خون ہے اب عیسائی اس رسم کو ہر ہفتہ مناتے ہیں۔ روٹی کے ٹکڑے کو حضرت مسیح کا گوشت اور شراب کو ان کا خون خیال کر کے پیتے ہیں۔ اور اس رسم کو ایک اہم مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اگرچہ حضرت مسیح سے یہ ثابت نہیں۔ کہ آپ نے اپنے متبعین کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ عیسائیوں میں یہ رسم واقعہ صلیب سے بہت عرصہ بعد شروع ہوئی۔

شوریٰ ـــــ سالانہ اجتماع

تجاویز ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک مرکزی دفتر میں پہنچا دیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبودی کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے۔ جس کے لئے ایجنڈا تیار کر کے مجالس کو قبل از وقت بھجوا دیا جاتا ہے۔ تا اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان تجاویز کے بارہ میں اپنی مجلس کی رائے حاصل کر سکیں۔ ایجنڈا کی تیاری کے لئے ضروری ہے۔ کہ ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک تجاویز دفتر میں پہنچ جائیں۔

تجاویز کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ جو تجاویز مرکز میں آئیں۔ وہ مجلس مقامی کے مشورہ سے آئیں۔ اسی طرح جو تجاویز بھی بھجوائی جائیں۔ وہ معین الفاظ میں ہوں۔

مرکز کی دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۴ء تک ایجنڈا جملہ مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ جن مجالس کی تجاویز ایجنڈا میں درج ہو جائیں گی۔ اس مجلس کے نمائندگان کی اجتماع میں شمولیت ضروری ہوگا۔ ورنہ وہ تجاویز شوریٰ میں پیش نہ ہو سکیں گی۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ لاہور کا اجتماع

۲۹ اگست بروز اتوار ساڑھے ۴ بجے شام اطفال الاحمدیہ لاہور کا اجتماع رتن باغ میں ہو رہا ہے۔ تمام مربی صاحبان وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے اطفال کو لے کر پہنچ جائیں۔ پروگرام انتظار کئے بغیر ساڑھے چار بجے شروع ہو جائے گا۔ (حافظ محمد اعظم نسیم نائب ناظم اطفال الاحمدیہ لاہور)

درخواست ھائے دعا

(۱) محمد یونس صاحب اور میاں حسام الدین صاحب بھی۔ ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں اور عبد الصمد خان صاحب اور مولوی عبد الصبوح صاحب ایف۔ اے۔ ایل کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں احباب ان طلباء کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک مبارک احمد ایم۔ اے سٹوڈنٹ سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور یونیورسٹی (۲) میری والدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر برکت علی صاحب لکھی ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور میں خود بھی ایک سال سے بیمار رہوں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (احمدی بیگم اہلیہ عبد الشکور صاحب) (۳) عاکسار بیعبوصہ سے سخت بیمار چلا آرہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بزرگان و احباب سلسلہ خاکسار کی روحانی و جسمانی شفاء عاجلہ و صحت کاملہ کے واسطے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار سید مشتاق احمد جماعت احمدیہ سمبڑیال ڈسکہ) (۴) خاکسار کو آج کل بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے ازالہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل لقاپوری ۱۰۶/۴ ایسے سینیا لائنز کراچی) (۵) خاکسار کے بھتیجے کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ بزرگ دوست اس کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (اسلم بی ۲۲ جیکب لائن کراچی)

آسام میں بارہ ہزار اور بہار میں دس ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہو گیا

سترہ ہزار خاندان بے گھر ہو گئے

دہلی ۲۴ اگست۔ آج ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو وزیر داخلہ بھارت نے اپنے بیان میں بتایا کہ امسال ملک کے مشرقی حصوں میں پھر تباہ کن سیلاب آئے۔ ان سیلابوں کے متعلق پوری تفصیلات اور نقصانات کے صحیح تخمینے ہنوز وصول نہیں ہوئے۔ لیکن جس قدر اطلاعات مل چکی ہیں۔ ان سے یہ صورت حال معلوم ہوتی ہے۔ کہ آسام اور بہار میں سیلاب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے جہاں بالترتیب ۱۲ ہزار اور دس ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہو گیا۔ مغربی بنگال اور یو۔پی میں بھی سخت نقصانات پہنچے ہیں۔ مغربی بنگال میں ۳۰۰ مربع میل علاقہ زیر آب ہو گیا۔ یو۔پی میں بھی اسی قدر علاقہ زیر آب ہے۔ جس سے پانچ اضلاع اور ۲½ ہزار دیہات متاثر ہوئے۔ انسانی جانوں کا زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ آسام میں ۱۷ اشخاص بہار میں ۴ مغربی بنگال میں ۹ اور یو۔پی میں ایک شخص ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بہار میں ۶۰ مویشی اور مغربی بنگال میں ۵۰۰ مویشی ہلاک ہوئے۔ یو۔پی میں مویشیوں کا نقصان نہیں ہوا۔ آسام میں سڑکوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اور [illegible] لوکل بورڈوں کے تحت دیہاتی سڑکوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ پرائیویٹ املاک کو ۸ سے ۱۰ لاکھ تک نقصان پہنچا ہے۔ فصلوں کے نقصان کا تخمینہ نہیں کیا گیا ہے۔ بہار میں ریلوے لائن میں متعدد مقامات پر شگاف آ گئے ہیں۔ ۱۳ لاکھ ایکڑ بھرائی کی فصل اور ۱۸ لاکھ ایکڑ زمین گھائی کی فصل کو نقصان پہنچا ہے۔

مغربی بنگال میں ۲۱ سڑکوں اور پلوں کو نقصان پہنچا۔ ۴ مقامات پر ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ سترہ ہزار خاندان بے گھر ہو گئے۔ یہاں کی زیر کاشت ۹۰ ہزار ایکڑ آراضی کو نقصان پہنچا۔ لکڑی کو بھی بہت نقصان پہنچا۔ سرکاری اور پبلک جائیداد اور پیڑوں کو بہت نقصان پہنچا۔ سیلاب میں گھرے ہوئے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے۔

بھارت کی اکیس ریاستوں میں گائے کشی کی ممانعت ہے

نئی دہلی ۲۵ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ چند بڑے بڑے شہروں کے علاوہ جیسے بمبئی و کلکتہ۔ ہندوستان میں کہیں گائے نہیں کاٹی جاتی۔ ۶ ریاستوں میں قانونی طور پر گائے کو کاٹنا منع ہے۔ سات ریاستوں میں تمام کارآمد مویشیوں کو کاٹنا منع ہے۔ جن ریاستوں میں گائے کو کاٹنا ممنوع ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مدھیہ بھارت۔ میسور۔ بھوپال۔ پیپسو۔ راجستھان۔ اور مدھیہ پردیش جن ریاستوں میں تمام کارآمد مویشیوں کو کاٹنا ممنوع ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مغربی بنگال۔ ٹراونکور کوچین۔ آسام اور سوراشٹر۔ اجمیر۔ کورگ ہماچل پردیش۔ کچھ۔ منی پور [illegible] تری پورہ۔ وندھیا پردیش اور پنجاب سے ذبیحہ گاؤ کی اطلاعات نہیں ملی ہیں۔ دہلی میں میونسپلٹی نے گاؤ کشی بند کر رکھی ہے۔ یو۔پی میں اس سوال پر غور ہو رہا ہے۔

مسٹر میلنکوف کو برطانیہ آنے کی دعوت نہیں دی گئی

پیکن ۲۴ اگست۔ برطانی لیبر پارٹی کے وفد نے ایک ملاقات میں نامہ نگاروں سے کہا۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ مسٹر ایٹلی نے مسٹر میلنکوف اور مسٹر چو این لائی کو برطانیہ آنے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر ایٹلی کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے مسٹر مورگن سکرٹری وفد نے کہا۔ کہ مسٹر ایٹلی کوئی سرکاری حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے دوسرے ممالک کے وزراء اعظم کو دعوت نہیں دے سکتے۔ نہ وہ برطانی حکومت کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آئے ہیں۔ البتہ مسٹر ایٹلی نے حکومت روس اور حکومت چین کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ لیبر پارٹی برطانیہ میں مسٹر چو این لائی اور مسٹر میلنکوف کا خیر مقدم کرے گی۔

امرتسر اور لاہور کے درمیان مسافر گاڑیاں

چلانے کی سکیم مکمل ہو گئی

دہلی ۲۵ اگست۔ آج وقفۂ سوالات میں بھارت کے وزیر ریلوے نے تحریری طور پر بتایا۔ کہ امرتسر اور لاہور کے درمیان سواری گاڑی چلانے کے متعلق اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن ٹرین کی سروس شروع نہیں ہو سکی ہے۔ کیونکہ سرحدی ریلوے اسٹیشنوں اور پولیس چوکیوں کے متعلق انتظامات پورے نہیں ہوئے ہیں۔ ان انتظامات کی تکمیل کے بعد یہ سروس شروع ہو جائے گی۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی)

ایک صاحبہ ایک روز لکھنؤ کے ایک بڑے ہندو دکاندار کے ہاں کپڑا خریدنے گئیں۔ سیٹھ نے حسب معمول بڑی خاطر مدارات کی۔ اور اس کے بعد درد و تاسف کے لہجہ میں کہا۔ کہ "بیگم صاحبہ ہمارے مال کے اصل قدردان تو آپ ہی لوگ ہیں۔ یہ ہندو ریشمی اور قیمتی کپڑا خریدنا کیا جانیں۔ نہ پوچھئے۔ کہ پاکستان بن جانے سے کتنا نقصان ہمارا ہو گیا۔ ہمارے کتنے قدردان وہاں چلے گئے۔ اور ہم بیٹھے مکھیاں مارا کرتے ہیں"۔

سیٹھ کی بات میں بناوٹ نہ تھی اصلیت تھی۔ اور بات تفریح کی نہیں۔ آپ کے سوچنے کی ہے۔ اسراف کی ہر مد میں امامت کا حق جو آپ ادا کر رہے ہیں۔ وہ کون دوسری قوم کر رہی ہے۔ اور خیر کھانے اور کپڑے کی حد تک اگر شوقینی رہے۔ تو پھر غنیمت ہے۔ اس میں آپ لاکھ داد اسراف دیتے رہیں۔ بہرحال معاملہ فی نفسہ تو جائز ہے۔ اصل رونے اور غم کرنے کا مقام تو یہ ہے۔ کہ صریح ناجائز اور حرام کاروبار میں بھی آپ سے آگے قدم کس کا ہے۔

کسی بڑی گھوڑ دوڑ میں جا کر دیکھئے۔ گھوڑوں پر جوئے کی بازی سب سے بڑھ کر لگانے والے کون ملیں گے؟ آپ ہی یا کوئی اور؟ شہر کے کسی سینما کے دروازہ پر کھڑے ہو جائیے۔ پتہ چل جائے گا۔ کہ اپنی آبادی اور تعداد کے لحاظ سے اس کے سب سے بڑے قدردان کون ہیں؟ آپ ہی یا کوئی اور؟ لکھنؤ کے چوک اور دہلی کے چاوڑی بازار میں جو فسق کی دکانیں اعلانیہ لگی رہتی ہیں۔ ان کی رونق کس کے دم سے قائم ہے؟ آپ کے یا کسی اور کے؟ سودی قرضہ لینے اور اس کا سود ادا کرتے رہنے میں نام کون قوم پیدا کئے ہوئے ہے؟ آپ ہی یا کوئی اور؟ —— چاہیئے یہ تھا۔ کہ آپ کے پاکستان چلے جانے کے بعد یہاں کے باشندے روتے۔ اور آپ کو یاد کرتے۔ کہ ہم بہترین پڑوسیوں سے محروم ہو گئے۔ ہم سے ہمارے مخلص ترین دوست چھن گئے۔ بات کے سچے۔ وعدے کے پورے۔ امانت کے پتلے۔ دیانت کے مجسمے قناعت کے نمونے اب ایسے کہاں دیکھنے میں آئیں گے ماتم اس کا ہوتا تھا۔ یا اس کے برعکس؟ ذرا سوچئے اور پھر سوچئے۔ کہ کیا آپ کو ہونا تھا۔ اور کیا آپ ہیں؟

مہذب وحشی:۔ ٹائیمز (لندن) کے وقائع نگار نیویارک (امریکہ) کے حوالہ سے اسٹیٹسمین مورخہ ۹ اگست میں:۔ "نیویارک والے محسوس تو عرصہ سے کر رہے تھے۔ کہ ان کا شہر دنیا کا سب سے بڑا اڈا جرائم کا ہوتا جا رہا ہے۔ اب نئے پولیس کمشنر مسٹر ایڈمس نے اعداد شائع کر کے ان کے بدترین اندیشے صحیح ثابت کر دیئے ہیں۔ پچھلے چھ مہینہ کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ شہر میں اوسطاً ہر روز ایک قتل ہوتا رہتا ہے۔

۴ واقعات زنا بالجبر کے پیش آتے رہتے ہیں۔

ایک موت مجرمانہ غفلت سے ہوتی رہتی ہے۔

۲۷ حملے بدمعاشوں کے ہوتے رہتے ہیں۔

۱۴۰ واقعات نقب زنی کے پیش آتے رہتے ہیں۔

۴۰ چوریاں موٹروں کی ہوتی رہتی ہیں۔

۳۱ واقعات رہزنی کے پیش آتے رہتے ہیں۔

۶۹ بڑی چوریاں ہوتی رہتی ہیں۔

بحیثیت مجموعی ۱۹۵۳ء کے پہلی ششماہی کے مقابلہ میں اب کی جرائم میں ۱۱ فیصدی اضافہ رہا۔ اور حالات ہر مہینہ بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور نیویارک قریب ہے۔ کہ جرم و تشدد کا شہر بن جائے۔ پولیس اول تو تعداد میں کم اور پھر تنخواہیں قلیل۔ نیویارک اب ایسا شہر ہے۔ جو بدمعاشوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور ان میں بہت سے ایسے ہیں۔ جن کا سن ۱۳ اور ۱۹ سال کے درمیان ہے۔ اور جو پولیس والوں پر بھی حملہ کرتے رہتے ہیں۔ ایسا شہر جہاں سمجھدار لوگ رات کو سڑکوں پر نکلنے سے بھی احتیاط کرتے ہیں"۔

اور یہ نیویارک دنیا کے سب سے زیادہ مہذب تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک ہے۔ —— دنیا کے بد سے بدتر دیہات اور کور دیہہ ہیں، وہاں بھی اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے۔ کہ لوگ چوروں ڈاکوؤں کے ڈر سے راتوں کو باہر نہ نکلیں۔ کیا فرق اب باقی رہا انتہا ئے توحش اور انتہا ئے تمدن میں؟ اندھیرے گھپ اور بجلی کی روشنی میں؟

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پنجاب ریلیف کمیٹی کی اپیل

اہل پنجاب ریلیف فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں

لاہور ۲۵ اگست:- پنجاب ریلیف کمیٹی برائے امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے کہ "مشرقی بنگال کے ہولناک سیلاب کی تباہ کاریاں ملک بھر کی توجہ کا مرکز بن چکی ہیں اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ملک کے ہر گوشے میں سرگرمیاں شروع ہیں۔ اس طوفان عظیم نے ہمارے مشرقی بنگال میں بسنے والے بھائیوں کی زندگی کا سارا انتظام پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ اس وقت ۵۰ لاکھ سے زائد آبادی تباہ کاری کی زد میں ہے۔ وہاں کے خانماں برباد مرد و عورتیں اور بچے بے بسی کے عالم میں ہماری مدد کے منتظر ہیں۔ ان کے خوراک کے ذخیرے بہ گئے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ کاروباری وسائل برباد ہو کر بند ہو گئے ہیں۔ اور اب وہاں امراض کے پھوٹ نکلنے کا انتہائی خطرہ ہے۔

اہل پنجاب انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر ہاتھ بٹانے کی شاندار روایات کے حامل ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھنا اور اپنی ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر امداد بہم پہنچانا ہمارا طریق زندگی رہا ہے۔ یہ مصیبت ہمارے اپنے اہل وطن بھائیوں کی مصیبت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اب بلا تاخیر اپنے مشرقی بنگال کے بھائیوں کی امداد میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

پنجاب میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک صوبائی ریلیف کمیٹی وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کی قیادت میں قائم ہو گئی ہے جس نے امدادی کام شروع کر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ زندہ دلان پنجاب اپنی ہمدردی اور ایثار کی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے قلیل ترین عرصہ میں اتنا روپیہ جمع کر دیں گے جو پنجاب کے شایان شان ہو۔

ہم پنجاب کے ہر فرد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس نیک کام میں ہاتھ بٹائے۔ زمیندار اور کسان۔ کارخانہ دار اور مزدور۔ تاجر۔ سرکاری ملازم غرض ہر شعبہ زندگی کے لوگ اپنے روایتی جذبۂ ایثار و اخوت کا ثبوت دیتے ہوئے اس مہم میں حصہ لیں۔ تاکہ تنہا پنجاب ہی اس مصیبت کا بیشتر بوجھ ہلکا کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور اس طرح اہل پنجاب خدمت ملک و ملت کے اس اہم فرض کی بجا آوری سے سرخرو ہوں۔

تمام عطیات حبیب بنک لاہور یا بنک کی متعلقہ شاخوں میں "ایسٹ بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی" کے نام میں جمع کرائے جائیں اور اس کی اطلاع کمیٹی کے سیکرٹری چوہدری علی اکبر خان وزیر تعلیم پنجاب کو دے دی جائے۔

ٹوکیو ۲۵ اگست:- شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو اور ملکہ ناگوکو نے پیر کے روز اپنی زندگی میں پہلا ہوائی سفر کیا۔ وہ اس روز جاپان کے شمالی جزیرے ہوکیڈو میں اٹھارہ روز قیام کرنے کے بعد ایک چارٹرڈ طیارے میں ٹوکیو واپس آئے۔

دفاعی برادری کے مذاکرات کی ناکامی پر امریکہ کا رد عمل!

واشنگٹن ۲۵ اگست:- امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یورپ کی دفاعی برادری کے مذاکرات میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے امریکہ اسے نہایت ہی نازک صورت حال پر محمول کرتا ہے۔ امریکی حکام آج کل اس کے نتائج و اثرات کا نہایت گہری نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

کرشنامینن خیرسگالی کے دورے پر جنوبی امریکہ بھی جائیں گے

نئی دہلی ۲۵ اگست:- معلوم ہوا ہے کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ سیشن میں بھارتی وفد کی قیادت کرنے سے پہلے مسٹر کرشنامینن بھارتی وزیر اعظم کی طرف سے خیرسگالی کے ایک مختصر دورے پر جنوبی امریکہ جائیں گے۔ لاطینی امریکہ کی ریاستوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات شروع ہی سے کچھ زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ اور علی الخصوص پرتگالی مقبوضات کے بارے میں بھارت کے موقف نے ان تعلقات پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈالا ہے۔ اگرچہ جنوبی امریکہ کی متعدد ریاستوں سے بھارت کے سفارتی تعلقات قائم ہیں تاہم برازیل اور ارجنٹائن کے سوا اور کسی ریاست میں بھی مکمل سفارت موجود نہیں ہے۔ خود میکسیکو کی سفارت بھی بھارتی سفیر مقیم واشنگٹن کے سپرد ہے۔

لاہور کا درجہ حرارت

لاہور ۲۵ اگست:- آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۴ء۴ اور کم سے کم ۸۱ء۱ تھا۔

سوسائٹی کا ظلم

روزنامہ الجمعیت دہلی کا ایک اداریہ

معاصر نوائے وقت نے پشاور کی ایک خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"پشاور کی یہ لرزہ خیز خبر اخبارات میں آپ کی نظر سے گذر چکی ہو گی جس میں بتایا گیا ہے کہ پشاور کے ایک بارونق بازار میں دن دہاڑے ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا۔ قاتل ایک سے زیادہ تھے۔ اور وہ چاقوؤں اور چھریوں سے پے در پے مقتول پر وار کرتے رہے۔ مگر ایک بارونق بازار میں کسی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ ایک مظلوم کو بچانے کی کوشش کرے۔ بلکہ بعض دکانداروں تو اس خوف سے کہ کہیں انہیں بعد میں گواہی نہ دینی پڑ جائے اپنی اپنی دکانوں کو بند کر کے گھروں کو چل دیے۔

آج کل حکومت کو کوسنا اور پولیس کو برا بھلا کہنا ایک فیشن سا بن گیا ہے۔ مگر کبھی ہم نے اس پر بھی غور کیا۔ کہ عوامی اخلاق اور عوامی جرأت کی ان دنوں کیا کیفیت ہے۔ جس معاشرہ میں عام لوگ دن دہاڑے روشن میں قتل ہوتا دیکھیں۔ اور مظلوم کو بچانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ گواہی سے بچنے کے لئے دکانوں کو بند کر کے گھروں کو چلے جائیں۔ اس معاشرہ سے یہ امید عبث ہے۔ کہ وہ براہ راست ظلم کا مقابلہ کریگا۔

ظالم اور مظلوم کی یہ داستان صرف پاکستان تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ دور دور تک وسیع ہے۔ اور اس کے نظارے ہر گلی کوچہ میں۔ ہر گھر اور خاندان میں۔ ہر دوکان اور بازار میں نظر آ سکتے ہیں ظلم کی آبیاری اور ناانصافی کو فروغ دینے میں سوسائٹی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ذرا ٹھہرئیے ابھی دو منٹ میں آپ ہمارا مطلب سمجھ لیں گے۔ کیا آپ کا یہ مشاہدہ نہیں۔ کہ غنڈوں کے سامنے دس نکل بھاگیں گے۔ بھلے اور نیک آدمی کا حامی کوئی نہیں نکلے گا۔ ایک فرد پر سر بازار اور بھری گلی میں ظلم ہوتا ہے مگر اسے بچانے کے لئے نہ کسی کی زبان کھلتی ہے۔ اور نہ کسی کا ہاتھ چلتا ہے۔ ہر شخص ظلم کو دیکھ کر خاموش ہو جاتا ہے۔ کہ کون دوسرے کے معاملہ میں پڑے۔ ظلم کو دیکھ کر ہر شخص اپنا دامن بچاتا ہے۔ کہ کہیں ظالم اس کا مخالف نہ ہو جائے۔ یا اسے گواہی نہ دینی پڑے۔ خاندان کے لوگ جانتے ہیں کہ ایک فرد کو مشق ستم بنایا جا رہا ہے۔ مگر وہ یا تو ظالم کے ساتھی بن جائیں گے۔ تاکہ اس سے کسی آڑے وقت میں کام لے سکیں۔ اور اس کے ظلم سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ یا پھر از راہ کرم خاموش رہ کر تماشہ دیکھتے رہیں گے۔ اور اعلان کریں گے۔ کہ وہ غیر جانبدار ہیں۔ اور وہ کسی کے معاملے میں پڑ کر جھگڑے کو بڑھانا نہیں چاہتے۔ مگر سوسائٹی یہ نہیں جانتی کہ ظالم سے چشم پوشی اور مظلوم کی حمایت سے احتراز ہی ظلم کو پروان چڑھاتا ہے۔ جس کا نتیجہ کسی نہ کسی وقت ہر فرد کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر ظالم کو یقین ہو جائے۔ کہ سوسائٹی اس کی زیادتیوں کو ایک لمحہ برداشت نہیں کریگی۔ اور سب لوگ مظلوم کے ساتھی بن کر ظالم کے مقابلہ پر اتر آئیں گے۔ تو وہ کسی پر ظلم کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مگر وہ ظالم اس لئے بنتا ہے۔ کہ پوری سوسائٹی ظالم ہے۔ اور ظلم کی صریح ہے کہ مظلوم کے حق میں کوئی شخص گواہی دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ بات سوسائٹی کے ہر فرد کو سمجھنی چاہیئے۔ کہ آج زید پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور وہ اسے خاموشی کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ کل خود اس پر بھی کوئی شخص ستم توڑ سکتا ہے۔ اور دوسرے لوگ خاموشی اختیار کر کے اس کا تماشہ دیکھ سکتے ہیں۔ مگر سوسائٹی کے افراد ظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر تیار ہو جائیں گے کل کلاں کو دوسرے بھی ان کی حمایت میں اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں۔ یہ ظلم کا چکر کبھی ختم نہ ہو گا۔ اگر سوسائٹی ظلم پر خاموش رہی۔ یہ چکر اسی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ کہ ہر جگہ ظالم کا پیچھا ہو۔ اور سوسائٹی اسے نظروں سے گرا دے۔ بلکہ اس سے انتقام لے۔ اور چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے ظلم نے ہر شخص کا گھر دیکھ رکھا ہے۔ اور ظالموں نے آستینیں چڑھا رکھی ہیں۔

جہاں تک پولیس پر الزام لگانے اور حکام کی فرض ناشناسی پر ماتم کرنے کا تعلق ہے۔ وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ مگر یہ بھی ماننا چاہیئے۔ کہ اگر سوسائٹی بری نہ ہوتی تو حکام میں ہرگز برائی نہ آتی..........

جب دیکھو کہ سرکاری محکموں میں رشوت چل رہی ہے فوراً سمجھ لو کہ سوسائٹی کا کردار خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ سرکاری ملازم آسمان سے ٹپک کر نہیں گرتے وہ سوسائٹی کے افراد ہی ہوتے ہیں۔ جو حکومت کی مشینری میں پرزوں کا کام دیتے ہیں۔ حکومت کی ساری برائیوں کیلئے صرف سوسائٹی ذمہ دار ہے۔ اور ظلم کے فروغ کا سہرا بھی اسی کے سر ہے۔ اگر ایک فرد مظلوم پڑوسی کے حق میں زبان نہیں کھول سکتا۔ اسے کیا حق ہے کہ سرکاری ملازموں کے ظلم پر آنسو بہائے؟

ضروری اعلان

مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز سابق مینیجر کو ۲۵ ظہور ۱۳۳۱ہش سے دفتر الفضل سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ بعض احباب ذاتی نام پر خط لکھ دیتے ہیں۔ جس سے جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ دفتر سے متعلقہ جملہ خطوط اور ترسیل زر صرف مینیجر الفضل کے نام پر کریں۔ نیز کوئی رقم دفتر کی رسید کے بغیر ادا نہ فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)